کیا شوال یا ذیقعد میں شادی کرنا منع ہے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Gul:3135 تاریخ: 23-02-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بعض لوگ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے درمیان نکاح کرنے کو منحوس سمجھتے ہیں اور ان دنوں میں نکاح نہیں کرتے کہ یہ مستقبل میں میاں بیوی کے لیے اچھا نہیں ہوتا، یہ نکاح کامیاب نہیں ہوتا، میاں بیوی کے دل نہیں ملتے۔ کیا واقعی اس میں کوئی شرعی، اخلاقی یا دیگر کوئی قباحت ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

نکاح اور شادی کسی دن منع نہیں، سال کے تمام مہینوں اور ہر مہینے کے تمام دنوں اور تاریخوں میں نکاح جائز ہے، لہٰذا **عید الفطر و عید الاضحیٰ** کے درمیان کے زمانے میں نکاح بالکل جائز ہے، بلکہ علمائے کرام نے شوال کے مہینے میں نکاح کو مستحب فرمایا ہے۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اُم المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ماہِ شوال میں نکاح فرمایا اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی بھی ماہِ شوال میں ہوئی جو دونوں عیدوں کے درمیان کا زمانہ ہے۔

بعض لوگ عیدین کے درمیان اس اعتقاد کی بنا پر شادی نہیں کرتے کہ عیدین کے درمیان نکاح یا شادی کرنا منحوس ہے اور یہ مستقبل میں میاں بیوی کے لیے اچھا نہیں ہوتا، یہ نکاح کامیاب نہیں ہوتا، میاں بیوی کے دل نہیں ملتے، ان کا یہ اعتقاد محض باطل و مردود ہے، جس کی کوئی اصل نہیں۔ زمانہ

جاہلیت میں لوگ شوال کے مہینے میں نکاح کو منحوس سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ نکاح کامیاب نہیں ہوتا، میاں بیوی کے دل نہیں ملتے، اس کا اسلامی تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں، آج بھی اگر کوئی اس طرح کا نظریہ رکھتاہے، تو یہ اس کی جہالت ہے۔

صحیح مسلم میں ہے: ”عن عائشة قالت: تزوجني رسول الله صلى الله عليه وسلم في شوال، وبنى بي في شوال، فأي نساء رسول الله صلى الله عليه وسلم كان أحظى عنده مني؟ قال: وكانت عائشة تستحب أن تدخل نساءها في شوال“ ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شوال کے مہینے میں نکاح کیا اور زفاف بھی شوال کے مہینے میں فرمایا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سی بیوی مجھ سے زیادہ محبوب تھی؟ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو پسند کرتی تھیں کہ ان کی ماتحت عورتوں کی رخصتی شوال میں ہو۔

(صحیح المسلم، جلد2، صفحہ 1039، دار إحياء التراث العربي، بیروت)

اس حدیثِ پاک کے تحت شرح النووی علی مسلم میں ہے: ”فيه استحباب التزويج والتزوج والدخول في شوال وقد نص أصحابنا على استحبابه واستدلوا بهذا الحديث وقصدت عائشة بهذا الكلام رد ما كانت الجاهلية عليه وما يتخيله بعض العوام اليوم من كراهة التزوج والتزويج والدخول في شوال وهذا باطل لا أصل له وهو من آثار الجاهلية“ یعنی: اس حدیثِ پاک میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ نکاح کرنا، نکاح کروانا اور رخصتی شوال میں ہونا مستحب ہے۔ ہمارے فقہاء نے اس استحباب کو واضح طور پر بیان کیا اور اسی حدیث سے استدلال کیا ہے۔ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کلام سے اس غلط فہمی کا رد فرمایا ہے، جس پر دورِ جاہلیت کے لوگ تھے اور بعض لوگ آج بھی یہی خیال رکھتے ہیں یعنی یہ بات کہ شوال میں نکاح کرنا، نکاح کروانا اور رخصتی کرنا ناپسندیدہ عمل ہے، حالانکہ یہ خیال باطل ہے، اس کی کوئی اصل نہیں، یہ دورِ جاہلیت کے آثار میں سے ہے۔

(شرح النووی علی مسلم، جلد 9، صفحہ 209، دار إحياء التراث العربي، بیروت)

مرقاۃ المفاتیح میں ہے: ”لأنها سمعت بعض الناس يتطيرون ببناء الرجل على أهله

فی شوال لتوهم اشتقاق شوال من أشال بمعنی أزال فحکت ما حکت رداً لذلك وإزاحة للوهم "یعنی: کیونکہ انہوں نے بعض لوگوں کو شوال میں بیوی کے ساتھ ہمبستری سے متعلق بدشگونی کرتے ہوئے سنا، اس وہم کی وجہ سے کہ شوال اشال سے نکلا ہے جس کا معنی زائل کرنا ہے، تو انہوں نے اس کے رد میں اور اس وہم کو دور کرنے کے لیے جو کچھ بیان کیا وہ بیان کیا۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، جلد5، صفحہ2066، مطبوعہ بیروت)

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "اہل عرب شوال کے مہینہ میں نکاح یا رخصتی منحوس جانتے تھے اور کہتے تھے کہ اس مہینہ کا نکاح کامیاب نہیں ہوتا، میاں بیوی کے دل نہیں ملتے۔ کہتے تھے کہ شوال بنا ہے شول سے جس کے معنی ہیں مٹانا، دور کرنا، زمین پر کھینچنا۔ آپ ان کے اس خیال کی تردید فرما رہی ہیں۔۔۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا) مقصد یہ ہے کہ میرا تو نکاح بھی ماہ شوال میں ہوا اور رخصتی بھی اور میں تمام ازواج مطہرات میں حضور کو زیادہ محبوبہ تھی، اگر یہ نکاح اور رخصت مبارک نہ ہوتی تو میں اتنی مقبول کیوں ہوتی؟ علماء فرماتے ہیں کہ ماہ شوال میں نکاح مستحب ہے۔"

(مرأۃ المناجیح، جلد5، صفحہ32، مطبوعہ گجرات، ملتقطا)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: "نکاح کسی مہینے میں منع نہیں۔" **(فتاوی رضویہ، جلد11، صفحہ265، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)**

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

12شعبان المعظم 1445ھ/23فروری 2024ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے